© rasailojaraid.com

حافظ سعید الحق جدون
متعلم دار العلوم حقانیہ

اپریل فول کی حقیقت

ہمارے معاشرے میں جو غیر مذہبی تہواریں اور رسمیں رائج ہیں انہی میں سے ایک اپریل فول ہے' اس رسم کے تحت یکم اپریل کی تاریخ میں جھوٹ بول کر یا دھوکہ دے کر کسی کو بیوقوف بنانا قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔ جس شخص کو بیوقوف بنایا جاتا ہے اسے فرانسیسی زبان میں Poisson Davril کہا جاتا ہے جس کا انگریزی ترجمہ April Fish ہے' یعنی اپریل کی مچھلی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو دھوکہ دے کر بیوقوف بنایا گیا گویا وہ پہلی مچھلی ہے جو اپریل کے آغاز میں شکار کی گئی۔

اپریل فول کی تاریخ اور اس کے آغاز کے بارے میں آج تک کوئی بھی شخص یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا ہے' اس کا آغاز کہاں سے ہوا ہے اور کب ہوا ہے۔ بلکہ ہر محقق نے غیر یقینی کی چادر سے جھاڑنے کی کوششیں کی ہے' اور پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ تاریخ کی اس چادر کو شفاف طور پر پیش نہ کر سکے۔ بعض مصنفین کہتے ہیں کہ قرون وسطی میں اس کا آغاز یورپ سے ہوا ابتدائی طور پر اسے All Fool's day (یعنی تمام بیوقوفوں کا دن) کہا جاتا تھا' بعض مورخین لکھتے ہیں کہ فرانس میں سترھویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کی بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا' اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی وینس (Venus) کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے اس کو مقدس سمجھا جاتا تھا۔ ایک رومن مصنف نے لکھا ہے کہ رومن متھیالوجی سے بھی یکم اپریل کا تعلق ہے اور کہا جاتا ہے کہ موت کا دیوتا پلوٹو نے غلے اور فصلوں کی دیوی کرس کی بیٹی پروسرپینا کو اغوا کر دیا' کیونکہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب اسکی اطلاع اس کی ماں کو ہوئی تو وہ اس کی تلاش کیلئے نکلی۔ وہ اپنی بیٹی کی آواز تو سن سکتی تھی مگر اسے یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہاں چھپائی گئی ہے' اپنی بیٹی کی تلاش میں ماں کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا جس کی یاد میں اپریل فول منائی جاتی ہے۔ ...... بعض مورخین کہتے ہیں کہ اپریل کے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا' اس لئے اس دن لوگ بہت جوش و خروش سے جشن منایا کرتے تھے۔ اس جشن کا ایک حصہ ہنسی مذاق تھی جس نے رفتہ رفتہ اپریل فول کی شکل اختیار کی ...... برطانوی لوگ کہانیوں میں اپریل فول کا تعلق تیرہویں صدی میں نوٹنگھم شائر کے گاؤں گوتم سے وابستہ کرتے ہیں۔ روایت کے مطابق اس وقت کا بادشاہ جس زمین پر قدم رکھتا تھا۔ وہ سرکار کی ملکیت ہو جاتی تھی۔ گوتم گاؤں کے لوگوں کو پتہ چلا کہ بادشاہ ان کی زمین پر چہل قدمی کرنے والا ہے' تو انہوں نے اس کی شدید مذمت کی بادشاہ اس مزاحمت کو روکنے کیلئے اپنے فوجی بھیجے۔ جب فوجی اس گاؤں میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہاں پاگل ہی پاگل ہیں اور عجیب و غریب حرکتیں کر رہے ہیں' کوئی مچھلیاں دریا میں پھینک رہے ہیں' تو کوئی ایسے پنجرے میں پرندوں کو قید کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں جس کی چھت تنگی ہو' ادھر سے وہ پرندے پنجرے میں ڈالتے ہیں' دوسرے طرف سے وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نکل جاتے ہیں‘ فوجیوں نے اس کی اطلاع بادشاہ کو دی‘ وہ بہت حیران ہوئے ان سب کو بیوقوف قرار دیا۔ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا۔ جان بچنے کے بعد یہ لوگ ہر سال اس دن کو جشن مناتے ہیں۔

ایک اور وجہ تیسری صدی کی انسائیکلو پیڈیا (لاوارنس) نے بیان کی ہے کہ دراصل یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایات کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے۔ جس میں یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کو تمسخر کا نشانہ بنایا گیا مثلاً حضرت عیسیٰؑ کو یہودی سرداروں کی عدالت عالیہ میں پیش کیا گیا پھر انہیں پیلاطس کی عدالت میں لے گئے۔ پھر پیلاطس نے ہیروڈلیس (Herodotus) کی عدالت میں بھیجا اور اسی طرح ہیروڈلیس نے دوبارہ پیلاطس کی عدالت میں بھیجا......لاوارس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیحؑ کو ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق اور ان کو تکلیف پہنچانا تھا اور چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا تھا۔ اس لئے اپریل فول کی رسم درحقیقت اسی واقعہ کی یادگار ہے......مندرجہ بالا حقائق سے بات واضح ہوئی کہ اپریل فول کی رسم خواہ وینس دیوی کی طرف منسوب ہو یا کرس دیوی کے واقعات سے متعلق ہو‘ بت پرستانہ تقدس سے وابستہ ہو یا گوتم کے بیوقوفوں کے واقعہ سے جوڑا ہوا ہو‘ یا ایسے حضرت عیسیٰؑ کے مذاق اڑانے کی یادگار میں منایا جاتا ہو۔ ہر صورت میں یہ ایک غیر اسلامی رسم ہے۔ مسلمانوں کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ......مغرب نے اپنے آباؤ اجداد کے طریقے کو زندہ کر کے اپریل فول کی رسم کو اپنے معاشروں میں بام عروج تک پہنچایا ہے۔ مثلاً وہ اسی دن پر دوسروں کو تحائف دیتے ہیں۔ لیکن بعد میں جب ان تحائف کو کھول کر دیکھا جائے تو وہ کوئی غلیظ اور بے ہودہ چیز ہوگا۔ اسی طریقے سے دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اسی طرح کسی کو فون کرتے ہیں‘ کہ آپ کا فلاں رشتہ دار کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔ اور وہ فلاں ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اطلاع وصول کرنے والے کچھ لوگ فوری طور پر ہسپتال کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ لیکن وہاں جا کر پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف مذاق ہے۔ چند لمحوں کی جھوٹی خوشی کی خاطر دوسروں کے عمر بھر کا سکون برباد کرنا اور بلاوجہ لوگوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچانا کہاں کی روشن خیالی ہے۔ اس قسم کے مذاق کے بھیانک نتائج ہوتے ہیں۔ ہر سال درجنوں مثالیں سامنے آتی ہیں‘ بعض اوقات اس صدمے کی خبر نہ کرتاب نہ لاسکنے کی وجہ سے کئی جانیں چلی جاتی ہیں۔ ملت کفریہ میں اس طرح کی رسموں کے منانے اور اس میں کردار ادا کرنے کو ایک کمال سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ملت اسلام میں اس طرح کے تہواروں رسموں اور جشنوں کے منانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اسلام اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے اپریل فول منانا بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے۔ مثلاً جھوٹ بولنا‘ دھوکہ دینا‘ دوسروں کو اذیت اور تکلیف دینا‘ دیگر غیر مذہبی تہواروں کی طرح اپریل فول نے بھی ہمارے وطن عزیز میں تین چار سالوں سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی ہے۔ پچھلے سال تمام اخباروں میں جھوٹی خبریں چھپی تھیں‘ اس کے علاوہ کراچی‘ لاہور‘ اور اسلام آباد جیسے بڑے شہروں میں اپریل فول نے وہی شکل اختیار کی جو مغرب میں ہے۔

ہمارے اکثر مسلمان بھائی جو اس قسم کی رسموں میں شرکت کرتے ہیں لیکن ان کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی علم حاصل ہونے کے بعد وہ اپنے اس عمل میں پشیمان ہوتے ہیں لہٰذا جو اہل علم اور اہل قلم حضرات ہیں ان کو چاہیے کہ اپنی تقریر و تحریر سے عوام الناس کو آگاہ کریں تاکہ ہماری پاک سرزمین پر اس فعل شنیع اور گستاخ رسول نظریہ کا خاتمہ ہو جائے۔ وما علینا الا البلاغ

© rasailojaraid.com